مولانا سیف الرحمٰن الفلاح بی۔اے قسط اوّل

مسئلہ استمداد لغیر اللہ پر تحقیقی نظر

حزب اللہ اور حزب الشیطان

اولیاء الرحمٰن اور اولیاء الشیطان کی ہمیشہ ٹکر رہی ہے اولیاء الرحمٰن بنی نوع انسان کے خیرخواہ ہوتے ہیں۔ اور رشد و ہدایت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ جبکہ دوسرا گروہ بنی نوعِ انسان کو اس راستہ سے ہٹا کر گمراہی اور کفر و شرک کے خطرناک راستہ کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا ہے آج بھی ان دونوں گروہوں کی آپس میں خوب ٹھنی ہوئی ہے۔ چنانچہ موخر الذکر گروہ کے ایک سرغنہ نے جو عراق میں ہوا ہے بڑی بے باکی سے چند ضعیف بلکہ جھوٹی اور موضوع احادیث کا سہارا لے کر عوام الناس کو اپنے دام شرک میں پھنسانے اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنے، انبیاء اور صلحاء کو پکارنے، ان سے فریادی کی درخواست کرنے، نبی اکرم کی قسم کھانے اور دعا کرنے، آپ کا اور دیگر انبیاء او رصلحاء کا توسل پکڑنے اور ان سے حاجت براری کی درخواست کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں اپنے دعویٰ کی تائید میں چند لا یعنی اور بودے دلائل پیش کئے ہیں مثلاً

قبر پرستوں کے دلائل

چند موضوع احادیث جیسے :

(۱) اذا اعتیتکم الامور فاستعینوا باھل القبور

(۲) لو احسن احدکم ظنہ بحجر لنفعہ

(۳) اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا باھل القبور

(۲) انبیاء اور صلحاء کو مدد کے لئے پکارنا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا جائز ہے۔ اس لئے اللہ کے نیک بندوں سے بعد از مرگ مدد کی درخواست کرنا جائز ہے۔

(۳) فقہائے حنابلہ کے نزدیک مردوں سے حاجتیں طلب کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام شرک نہیں اور اس کے جواز پر دلیل ہے۔

(۴) ابدال قطب اور دیگر نیک بندے ہر وقت ہماری مدد کرتے رہتے ہیں۔

(۵) حدیث اعمیٰ اور "حدیث بحق السائلین" اور " انفلتت علیہ دابتہ" سے توسلِ انبیاء اور

صلحاء اور ان سے مدد طلب کرنا ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاؤں کا خدر (سن ہونا) اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے سے صحت یاب ہونا، وغیرہ۔

ان احادیث کا صحیح مفہوم اور ان واقعات کی حقیقت اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنے اور خداوندِ کریم کو چھوڑ کر اللہ کے بندوں کی قبروں پر جاکر اپنی حاجتوں کے سوال کرنے کی تردید میں اللہ کے ایک نیک بندے علامہ شیخ احمد بن ابراہیم نجدیؒ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام "الرد علی شبہات المستغیثین بغیر اللہ ہے"

مصنفِ کتاب کا مختصر ذکر

یعنی غیر اللہ سے مدد طلب کرنے والوں کے شبہات کی تردید یہ اپنے دور کے ایک بہت بلند پایہ عالمِ دین تھے۔ یہ نجد کے علاقہ میں ہوئے ہیں۔ جہاں پر شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ کی دعوتِ توحید سے بارھویں صدی ہجری میں کفر و شرک کی شبِ دیجور ختم ہوئی۔ اور آفتابِ توحید سے نجد کا علاقہ منور ہوا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں سارے عرب میں اس کی شعاعیں پھیل گئیں۔ بحمد اللہ آج اپنے عروج پر ہے۔

یہ اگرچہ براہِ راست امامِ دعوتِ توحید کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل نہیں کرسکے۔ تاہم ان کو ایسے جیّد اور عقیدۂ توحید میں پختہ اور مخلص علما کے سامنے بیٹھ کر علم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا جو ان کی تعلیمات سے پوری طرح بہرہ ور تھے۔ ان میں سے شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن حنبلیؒ، شیخ عبدالرحمٰن بن حسن بن محمد بن عبدالوہابؒ اور ان کے بیٹے شیخ عبداللطیف کے اسماء خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔

انھوں نے نہ صرف تدریسی طور پر توحید و سنت کی نشر و اشاعت کی بلکہ ساتھ ساتھ اشہبِ قلم کو میدانِ قرطاس میں دوڑاتے رہے۔ چنانچہ انھوں نے سلفی عقائد پر کچھ کتابیں لکھیں اور ان عقائد کی نشر و اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ انھوں نے اپنی تمام تر زندگی توحید اور احیاء سنت کی نشر و اشاعت اور شرک کی بیخ کنی کے لئے صرف کردی۔ ۱۳۲۹ھ میں توحید و سنت کی پاسبانی کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی کے بلاوا پر ملکِ عدم کے راہی ہوگئے۔ تغمدہ اللہ بواسع غفرانہ

چونکہ آپ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کی دعوت کے پوری طرح داعی تھے اور شیخ محمد بن عبدالوہابؒ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے عقائد کے ہمنوا اور ان کی تعلیمات سے پوری طرح بہرہ ور تھے۔ اس لئے انھوں نے اپنے رسالہ مذکورہ میں جابجا شیخ الاسلام اور حافظ ابن قیمؒ کی کتب کے

کے حوالے بکثرت دیئے جاتے ہیں۔ ان کا رسالہ سلفی عقائد کی ترجمانی کرتا ہے۔ اور تحقیقی توحید کی وضاحت کرتا ہے۔

ترجمہ کی غرض و غایت چونکہ شرک کی بیماری ہمارے ملک پاکستان میں بھی کثرت سے پھیلی ہوئی ہے۔ اور عراق کی طرح ہمارے ملک کے علمائے سوء صحیح احادیث سے غلط استدلال اور موضوع اور بناوٹی احادیث سے اپنے دعویٰ کو مدلل کرتے ہیں اور ایسی کتب اور رسالے شائع کر دیتے ہیں جو سراسر کفر و شرک کی دعوت دیتے ہیں اور عوام کالانعام جو صرف ارد و پڑھنا جانتے ہیں ان کے دام تزویر میں پھنس کر رات دن قبروں پر شرکیہ امور سرانجام دیتے ہیں۔ بدیں وجہ دورِ حاضر میں ان امورِ شرکیہ کی وضاحت اور ان کا انکار اہلِ علم کے لئے ضروری اور لابدی امر ہے۔

بنا بریں اپنی غلطی بے بضاعتی اور جسمانی ضعف و نقاہت کے باوجود اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس رسالہ کو اردو کے قالب میں ڈھالنے کے خواہاں ہوں۔ بحمد اللہ اس سے پیشتر دو رسائے کتاب "الزیارت لامام ابن تیمیہ" اور شرح الصدور بتحریم رفع القبور الشوکانی" کا ترجمہ بفضلِ ایزدی کر چکا ہوں اب یہ تیسرا رسالہ ہے۔ جو اس موضوع کی ایک کڑی ہے۔

فاللہ الموفق ویھدی من یشاء الی صراط مستقیم (سیف الرحمن الفلاح) (بی اے)

الردّ علی شبہات المستعینین بغیر اللہ

حمد و صلوٰۃ تمام تعریفیں اللہ کی ذات کے لئے ہیں جس نے حق کو واضح اور روشن کیا اور باطل کو نیست و نابود کیا۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں کہ اس نے توحید کے دلائل ہم پر پوری طرح واضح کئے اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں کتاب و سنت کے ایسے واضح اور محکم دلائل سے نوازا جو کفر و شرک اور اس کے شبہات کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ اللہ کی لاتعداد رحمتیں ہوں سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر، جنہوں نے اپنے مولا، اور پروردگار کی وحدانیت کی پرجوش حمایت کرتے ہوئے فرمایا: مجھ سے مدد مت طلب کرو، میں تمہاری حاجتیں پوری نہیں کر سکتا۔ بلکہ اللہ رب العالمین کی مدد طلب کرو جو ہر وقت فریادرس ہے"۔ جنہوں نے شرک کے ذرائع اختیار کرنے والوں کو فرمایا تو نے حدود اللہ سے تجاوز کیا اور جس شخص نے کہا "جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں" ڈانٹتے ہوئے فرمایا" تو نے مجھے اللہ کا

شریک بنا دیا۔ آپ کی آل پر اور تمام صحابہ اکرامؓ پر جو ہدایت یافتہ تھے صلوٰۃ وسلام ہو ان کے تابعدار اور ان کے بعد جو اچھے طریقے سے ان کے تابعدار رہے، قیامت تک صلوٰۃ وسلام ہو الٰہی! تو ہی تمام تعریفوں اور ثناؤں کا سزاوار ہے۔ ہماری شکایات سننے کا مرکز تو ہی ہے۔ تو ہی ہمارا فریاد رس ہے تجھ پر ہی کامل بھروسہ اور اعتماد ہے۔ تیری توفیق اگر شاملِ حال۔ ہو تو ہم گناہ سے بچنے کی ہمت رکھتے ہیں اور نہ نیکی کرنے کی۔ ہمیں یقین ہے کہ تو توفیق عنایت فرمائے تو سبھی امور کو سرانجام دے سکتے ہیں۔

سببِ تالیف

اما بعد میں (مصنفِ کتاب) میں نے عراق کے کسی ہم عصر عالم کی ایک کتاب دیکھی جس کا نام "نموذج الحقائق" لیعنی اس میں بے شمار اور ان گنت ایسی واہیات اور بے تکی باتیں تھیں۔ جو شرک کی دعوت دیتی تھیں۔ اس نے اُسے توسلِ صالحین کا نام دیا۔ جو اللہ کو چھوڑ کر مُردوں اور غائب لوگوں سے مدد طلب کرنے اور دستگیری کی فریاد کرنے کے جواز بلکہ استحباب میں تھیں۔ جو شخص ایسا کام کرنے سے منع کرتا ہے اسے موردِ طعن ٹھہرایا گیا اور سب وشتم سے دل کی بھڑاس نکالی گئی۔ تو میں نے اس کتاب کو دیکھ کر چاہا کہ اس میں جن فضول شبہات کا ذکر کیا گیا ہے ان کا ازالہ کرو۔ اور اس کے مطالعہ سے جو خیالاتِ فاسدہ پیدا ہونے کا امکان ہے۔ ان کا دفیعہ کروں اور اس کے تمام شبہات کو توحید کے واضح دلائل سے رفع کردں۔ اس کی گمراہ کن باتوں کو منظرِ عام پر لاؤں اور کتاب وسنت کے قطعی دلائل اور علمائے اسلام کی پختہ کلام سے اس کی گمراہ کن باتوں کی وضاحت کروں اور کفر وشرک کے اندھیروں کو ہدایت کے روشن چراغ سے بھگاؤں۔ مشرکوں کے ظنونِ فاسدہ ناکام ہوتے جبکہ انھوں نے توحید کے کتاب و سنت سے پختہ دلائل توڑنے کی جدوجہد کی یہ دلائل پہاڑ سے زیادہ مضبوط اور مستحکم، نصف النہار کے آفتاب سے زیادہ روشن اور چودھویں کے چاند سے زیادہ منور ہیں۔ اندریں حالات مذکورہ رسالہ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ تاہم کوتاہ فہم اور کم عقل اس کی طرف لپکتے ہیں یا اس کے پڑھنے سے ان کے دل ودماغ میں کچھ شبہات پیدا ہوجاتے ہیں۔ بنا بریں ہم اس کی پیدا کردہ شبہات کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ شبہات کا ازالہ بھی کریں گے۔ اس سے ہمارا مدعا اور مقصود باطل خیالات اور فاسد تصورات سے دل ودماغ کو پاک وصاف رکھنا ہے۔ اس کام کے لئے اللہ عزوجل کی توفیق کا طلبگار ہوں اور اسی پر بھروسہ ہے۔ وہی اس معاملہ میں میری دستگیری کرے گا میں اپنا کام اس کے سپرد کرتا ہوں اور اس کی ذاتِ اقدس پر اعتماد کرتا ہوں۔ میرا اسی پر توکل ہے اور اسی طرف رجوع کرتا ہوں لاحول ولا قوۃ الا باللہ

العلی العظیم

شیخ الاسلام اور ابن قیمؒ کی عبارات سے غلط استدلال آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ شخص شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور ان کے شاگردِ رشید حافظ ابنِ قیمؒ کی کلام کا اکثر حوالہ دیتا ہے۔ اور ان دونوں کی تعظیم و تکریم کا بھی اکثر اظہار کرتا ہے۔ حالانکہ اس کے عقائد (شیخ الاسلام اور ابن قیمؒ) ان دونوں بزرگوں کے عقائد و نظریات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ چنانچہ ان دونوں بزرگوں کی تصانیف توحید کے ذکر سے لبریز ہیں اور ان کے مضامین میں توحید و سنت کی چاشنی پائی جاتی ہے۔ نیز ان میں شرک کے شبہات کا مثالیں دے کر ازالہ کیا گیا ہے۔ اور ان کے گمراہ کن بیانات کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔ چنانچہ شرک کے ناپاک مجسمہ کا ایک ایک عضو قطع کر کے خاتمہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ان کی بے شمار کتابیں ہیں جو شرک کی تردید کرتی ہیں اور ان کے شبہات کا ازالہ کرتی ہیں۔

یہ ذلیل اور کمینہ شخص جب ان کی کلام نقل کرتا ہے تو اس کا کچھ حصہ حذف کر دیتا ہے۔ یا اس میں اپنی طرف سے الفاظ میں رد و بدل کرنے کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور باطل تاویلوں اور ضد بازی سے اسے غلط رنگ میں پیش کرتا ہے۔ تاکہ اسے اپنے مذہب کی موافقت میں مدد ملے اور اپنے جھوٹ اور مکر و فریب کی داستان کی تائید حاصل ہو

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جن رسائل میں اللہ کا شریک بنانے اور شرک کے وسائل اختیار کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ان کی تردید میں علماء کی ایک جماعت نے ہمیشہ توجہ مبذول کی ہے۔ اور اس کے باطل خیالات کا قلع قمع کرنے اور اس کی تلبیس اور دجل و فریب کو واضح کرنے کے لیے کبھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان علماء میں سے مندرجہ ذیل خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے:

۱۔ علامہ فقیہِ زمان قدوۂ عصر شیخ ابو بطین عبداللہ بن عبدالرحمٰن

۲۔ علامہ ناصر الموحدین، قاطع الملحدین شیخ عبدالرحمٰن بن حسن

۳۔ علاّمہ فہامہ شیخ عبداللطیف بن عبدالرحمٰن

۴۔ علاّمہ محدث فخر دیارِ یمنیہ شیخ محمد بن ناصر حازمی

۵۔ علاّمہ، محقق شیخ نعمان بن سید محمود آفندی بغدادی

ایک مفید مقدمہ ہم اپنا مدعا اور مقصود بیان کرنے سے پیشتر ایک مفید مقدمہ اور جامع

قاعدہ بیان کرنا چاہتے ہیں تو سنیئے! اللہ کی توفیق سے بیان کرتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ آپ کی صحیح راہنمائی فرمائے۔ آپ اس مسئلہ کو خوب سمجھ لیں کہ اس امر پر اجماع ہو چکا ہے اور برہان قائم ہو چکی ہے۔ کہ کتاب وسنت سے روگردانی کرنا کسی مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں۔ سلف صالحین اور تمام آئمہ اس مسئلہ پر متفق ہیں بعد میں کچھ لوگوں نے کچھ ایسی باتیں بنائیں جو اس کے خلاف تھیں اور لوگوں کو ہلاکت کے گڑھے کی طرف دھکیلتی تھیں۔ یہ کسی کیلئے ہرگز جائز نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی عقیدہ وضع کرے یا کوئی عبادت کا طریقہ رائج کرے بلکہ اس کے ذمے کتاب وسنت کی پیروی کرنا اور ان کے مطابق عقیدہ بنانا ضروری ہے۔ اُسے اپنی طرف سے نئی نئی باتیں ایجاد کرنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تھا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے اور آپ کو یہ حکم فرمایا کہ:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یوسف ع ۱۲)

آپ (مشرکین مکہ کو) بتا دیں کہ میرا تو یہ راستہ ہے۔ میں (تم کو) اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں (اس معاملہ میں) بصیرت پر ہوں اور میرے پیروکار بھی بصیرت پر ہیں۔

نیز فرمایا کہ:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ ع ۱)

میں نے آج تمہارا دین (اسلام) تم پر پورا کر دیا اور اپنی نعمت (قرآن کریم) کو مکمل کر دیا اور تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند فرمایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تمام ایسی باتیں سکھلائیں اور بتلائیں جن کی ان کو دین کے معاملہ میں ضرورت تھی اور مسلمانوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی ایسی تمام باتیں سیکھ لیں جن کی ان کو اپنے دین میں ضرورت تھی مثلاً عبادات، اعتقادات، وغیرہ کے مسائل۔ یہ باتیں کتاب وسنت اور رسول اللہ سے سیکھیں اور سلف صالحین اور آئمہ کرام سے حاصل کیں۔ یہ یقینی بات ہے کہ کتاب وسنت اور اجماعِ امت میں حق کے سوا کچھ نہیں چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (النحل ع ۱۲)

ہم نے آپ پر اس کتاب (قرآنِ کریم) کو نازل کیا۔ یہ ہر شے کی وضاحت کرتی ہے یہ مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔

نیز فرمایا:

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ (انعام ۴۶)

ہم نے کتاب (قرآن کریم) میں کسی بات کی کمی نہیں رہنے دی۔

ہدایت کتاب وسنت کی پیروی میں ہے الغرض جب مسلمانوں کا کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو ہدایت اور نجات اسی میں ہے۔ کہ کتاب وسنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح اور صریح احکام کی پیروی کی جائے اور باقی لوگوں کی باتوں کو ترک کیا جائے۔ کیونکہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اور سلف صالحین کا راستہ ہی قابلِ اتباع ہے اور اسلام اور ایمان کے معاملہ میں ان کے نقشِ قدم پر چلنا راہِ راست پر چلنا ہے جو شخص اس اصول کا پابند ہو جاتا ہے تو اس کے تمام شبہات دور ہو جاتے ہیں اور جو باتیں اصل دین کے مخالف ہوتی ہیں ان کی تردید کرتا ہے۔ کیونکہ دلائل حق پر تمام امت کا اتفاق ہے تین ہیں۔ کتاب، سنت اور اجماع سلف۔ قیاس کے معاملہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ آیا یہ دین میں دلیل بن سکتا ہے یا نہیں ؟ ہر وہ قیاس جو کتاب وسنت کی نص سے ٹکرائے یا اجماعِ امت کے خلاف ہو وہ فاسد ہے۔ وہ قابلِ اعتماد نہیں یہ اہلِ سنت والجماعت کے تمام علماء کا متفقہ فیصلہ ہے۔ چنانچہ جب کوئی شخص ایسی بات کہے جو کتاب وسنت اور اجماعِ امت کے خلاف ہو تو اس کی بات کو رد کیا جائے گا۔ اور وہ باطل تصور ہو گی۔ ہاں اگر کتاب وسنت کے مدلول پر قیاس کیا جائے اور وہاں پر اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو تو اکثر علماء کے نزدیک یہ بھی قابلِ حجت ہے۔ اور اسے بطورِ حجت پیش کر سکتے ہیں۔

آپ اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ وہ توحید جو اللہ نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجی ہے اور جس کے ساتھ اپنی کتب کو نازل کیا ہے اور جس غرض و غایت سے بنی نوع انسان کو معرضِ وجود میں لایا ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ ربوبیت اور ملکیت اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالےٰ ہر شئے کا ربّ ہے اور مالک ہے۔ ہر شے کا خالق اور رازق ہے۔ در اپنی مرضی سے اور اپنے علم وحکمت سے بلاشرکتِ غیرے اکیلا ہی اس میں جیسے چاہتا ہے

تصرف کرتا ہے۔ اس قسم کی توحید کے مشرکین بھی قائل تھے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے۔

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَلَا يُصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمَنْ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (یونس ع ۴)

(اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان مشرکینِ مکہ) سے دریافت کیجئے کہ تم بھلا یہ تو بتاؤ کہ تمھیں زمین و آسمان سے رزق کون دیتا ہے؟ یا تمھارے کانوں اور آنکھوں کا کون مالک ہے؟ مردے سے زندہ نکالنے والا کون ہے؟ زندہ سے مردہ نکالنے کی کسے قدرت ہے۔ ہر کام کی تدبیر کا معاملہ کس کے ہاتھ میں ہے۔ تو یہ لوگ فوراً بول اٹھیں گے۔ کہ ان تمام امور پر اللہ ہی قادر ہے۔ پھر ان سے دریافت کیجئے کہ (جو ہستی ایسی صفات کی مالک ہے) تمھیں اس سے ڈر کیوں نہیں آتا؟ (یونس ع ۴)

نیز ارشادِ ربانی ہے۔

قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (المومنون ع ۵)

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان سے دریافت کیجئے کہ اگر تمھیں کچھ علم ہے تو بتاؤ زمین اور زمین پر رہنے والی مخلوقات کا کون مالک ہے؟

اس مفہوم کی اور کئی آیات مذکور ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مشرکین توحید ربوبیت و ملکیت کے قائل تھے اور اس کا اقرار کرتے تھے۔ لیکن اس قسم کی منفرد توحید کسی کام کی نہیں اور اس توحید کا اقرار کرنے سے کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے ساتھ دوسری قسم کی توحید جسے توحید طلب اور قصد کہتے ہیں۔ جو اس کو لازم ہے کا اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ دوسری قسم کی توحید ہے۔